خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 138

Track 1

Time 31:35

غورو فکر کرنے کا طریقہ

... بسم اللہ ...الحمد اللہ رب العالمین

بسم اللہ ...وما ارسلنک اللہ رحمت العلمین ...مکان محمد ...وکان اللہ بکل شی ...انا اللہ وملا ئکتہ ...یایھا الذین ...

محترم خواتین و حضرات عزیز دو ستوں پیا رے بچوں السلام و علیکم جیساکہ آپ نے بچوں کی تقریروں سے اور بیٹیوں کی باتوں سے اس پرو گرام سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام کی مبحث کے سلسلے میں یہ محفل منتقد کی گئی ہے ۔ عید میلا النبی کے مہینے میں اپنی خصوصیت کے ساتھ اور پو رے سال کسی نہ کسی پو را کسی نہ کسی عنوان سے سیدنا حضور علیہم الصلوٰة والسلام کی سیرت طیبہ کے متعلق پرو گرام ہو تے رہتے ہیں اور الحمد اللہ رسول اللہ ﷺکے متعلق جب بھی کو ئی پرو گرام ہو تا ہے حضور کے شیدائی امتی اس پرو گرام میں بھر پور طریقے سے حصہ لیتے ہیں رسول اللہﷺ کی یہ پرو گرام جو سال میں اتقریبا ہر مہینے میں کہی نہ کہی منقید ہو تے ہیں اس کے پیچھے یہ حکمت ہے کہ اپنے آقا اپنے مو لا اپنے شفی اپنے مہر بان اور اپنے نجات دراندہ خاتم النبیین ﷺ کی سیرت طیبہ کا بار بار ہم لوگ مطا لعہ کر تے رہیں اور اپنے آپ کو رسول اللہﷺ کی عطا کر دہ یا دین کی طرف متوجہ ہو اور اس دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی دنیا کابھی سامان اکھٹا کر تے رہیں۔ اس سے ہر مسلمان واقف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی توو حید اور وحدنیت کا پر چار کر نے کے لئے جو طریقہ پسند فر ما یا ہے وہ یہ ہے اللہ تعالیٰ انسانوں میں سے ہی انسانوں کو منتخب کر کے اپنی رسالت اور نبوت پر دسے فراز فرما تے ہیں اوران کل نفس حضرات سے فرشتوں کے ذریعے رابطہ کر تے ہیں ہحضر ت جبرا ئیل علیہ السلام اللہ کی طرف سے پیغام لیکر آتے ہیاور یہ برگیذیدہ بندے اللہ کے اس پیغام کو باغور سنتے ہیں ہاور اس پیغام کو سنے کے بعداللہ کو خوش کر نے کے لئے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کر نے کے لئے اور یہ بتا نے کے لئے اللہ کے علاوہ کا ئنات میں کو ئی عبا دت کے لا ئق نہیں ہے تمام پیغمبر اس پیغام کو دوہرا نے کے لئے اپنی زندگی کا مقصد بنا لیتے ہیں اللہ کی یہ سنت انسانوں میں سے انسانوں کو برگیذیدۓ بنانا اور انسانوں میں سے انسانوں کو افضل بنا کر رسول او ر پیغمبر بنا نا رسول اور پیغمبر سے حضرت جبرا ئیل علیہ السلام کے لئے پیغام قائم کر نا یہ اللہ کی سنت

ہے جو لا کھوں سال سے جا ری و ساری ہے تمام پیغمبروں کی تعلیمات ایک ہی
ہیں اور وہ یہ ہیں کہ انسان کو اس بات کا علم ہو نا چا ہئے کہ پیدا کرنے والی
واحد ذات اللہ ہے پیدا کر نے کے بعد انسان کو وسائل عطا کر نے والی ذات اللہ
ہے ،اور اللہ کے علا وہ اس دنیا میں اور اس ہزاروں دنیا میں اللہ کے علاوہ پو
ری کا ئنات میں پرستش کے علاوہ کو ئی نہیں ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے
میں کو ئی نئی با ت نہیں کہہ رہا ہوں میرا مشن یہی مشن ہے جو میرے بھا
ئیوں کا مشن تھا ایک لا کھ چو بیس ہزار پیغمبر کا یہ اعلان اللہ واحدہ لا شریک
ہے اور عبادت کے لا ئق صرف اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ شرک کو نہ پسند فرما تے
ہیں جو ایک لا کھ چو بیس ہزارپیغمبروں کا اعلان آخری نبی ﷺ نے بھی دو ہرا یا
اور مکہ کی زندگی میں بھی اس کی شرواعات ہو ئی جب رسو ل پاک ﷺ نے اس
پیغام کو دو ہرا یا جو ایک لا کھ چو بیس ہزار پیغمبروں سے نو ع انسانی کو
منتقل ہو تا رہا تو لو گوں نے رسول اللہﷺکی مخالفت کی طرح طرح کی اذیتیں
دی ،پر یشا نی میں مبتلا کر دیا ،با ئی کا ٹ کر دیا اذیتوں کا کو ئی خانہ ایسا
نہیں چھو ڑا جس سے رسول اللہﷺ کو ان لوگو ں نے تکلیف نہ پہنچا ئی ہو لیکن
حضور پاکﷺ یہی بات فرما تے رہے کہ اگر تم میرے ایک ہا تھ میں سورج رکھ دو
دو سرے ہا تھ میں چا ند رکھ دو تب بھی میں یہی بات دو ہرا تا رہوں گا کہ
خالق حقیقی اللہ ہے اور وہی ذات ہے جو پر ستش اور عبا دت کے لا ئق ہے اس
کے علاوہ کسی کی بھی پر ستش لا ئق اس طرح نہیںہے یہ جو تم نے مکہ میں
تین سو ساٹھ بت رکھ لئے ہیں ان تین سو ساٹھ میں سے کسی بھجی ایک بت کی
حیثیت ایسی نہیں ہے نہ یہ سنتے ہیں ،نہ یہ بو لتے ہیں ،نہ یہ چل پھر سکتے
ہیں ،جو مورتی بو ل نہ سکتی ہو ،سن نہ سکتی ہو غذافیتۓ میںکچھ نہ کر ہو ہ
کس طرح حجت ہو سکتی ہے لیکن لو گو ں کی بات سمجھ میں نہیں آئی اور
سمجھ میں نہیں آئی کہ ان کیاوپر لوگوں کی ایسی اداری تھی کہ جو ظالم تھے
سر کش تھی اور با غی تھے رسول اللہﷺ کی زندگی کے با رے میں جب ہم غور کر
تے ہیں تو زندگی میں ایک سکے نظر رنہیں آتا اپنوں نے اتنے دوکھ دئیے کہ رسول
اللہﷺ کو اپنا وطن مکہ چھوڑ کر مدینہ ہجرت کر نی پڑی مدینہ میں بھی
سازشوں کا جال بچھا یا گیا اور ہر طرف سے اسلامی مشن کو فیل کر نے کی کو
شش کی گئی سازشیں کی گئی بد عہدی کی گئی حد یہ ہے کہ جنگیں لڑی
گئیںلیکن جب ہم حضور پاکﷺ کا کر دار دیکھتے ہیں تو حضور پاکﷺ کا عمل
دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ اللہ کے محبوب بندے رسول اللہﷺ تو حیدی
مشن کے لئے چٹان کی طرح قائم رہے ہجب اسلام کا بو ل با لا ہو گیا وہ لوگ
بھی جنہوں نے اذیتیں دینے میں کو ئی کسر با قی نہیں رکھی تھی لیکن جب وہ
اسلام میںداخل ہو گئے رسول اللہﷺ نے اپنی ہر تکلیف کو بھلا دیا اور ان سے
عفودرگزر سے کام لیا رسول اللہﷺ نے ہم لوگ محت ب ھی کر تے ہیں ہم لوگوں
کو عشق کا دعویٰ بھی ہے الحمد اللہ ہم رسول اللہﷺ کا لا الہ اللہ محمد...کلمہ
پڑھ کر اسلام میں داخل ہو ئے ہیں تو ہمارے اوپر یہ ذمہ داری عقائد ہو تی

ہے ۔ایک جب ہم عملاً ،قولاً، فعلاً زبان کے اقرار کے ساتھ دل کے اقرار کے ساتھ با
ہو ش و حواس میں اللہ کے پیغام پر مان کر داخل ہوگئے ہیں تو مشن الہیٰ کو
چلانے کے لئے ہماری اوپر بھی وہی ذمہ دا ریاں عقائد ہو جا تی ہیں جن ذمہ
داریوں کو حضورنے پو را کر کے دیکھا یا ہے ۔اس وقت جو انسان کو حال ہے
مسلمان کا حال ہے وہ کسی سے چھوپا ہو ا نہیں ہے ۔ہمیں اس بیماری کی اس
ذلت کی جو مسلمانوں کو عقائد ہو ئی ہیں۔ جو ہمیں مل گئی ہیں اس کا حل
تلا ش کر ناچا ہئیے دیکھنا چا ہئے یہ ساری برا ئیاں مسلمانوں کے خا تے میں
کیوں آگئی ہیں تو جب آپ سوچیں گے تو آپ کو ایک ہی جواب ملے گا کہ رسول
اللہﷺ کا اقرار تو ہم کر تے ہیں لیکن جب رسول اللہﷺ کی سیرت طیبہ کا معاملہ
آتا ہے ۔جب رسول اللہﷺ کے اعمال حسنہ پر عمل کر نے کا وقت آتا ہے تو ہم
لوگوں کا وہ قول و فعل نہیں ہوتا جو ہم زبان سے ادا کر تے ہیں جب ہم اس
بات کا قرار کر چکے ہیں رسول اللہﷺ ہمارے پیغمبر ہیں اللہ کے رسول ہیں تو
اللہ کے رسول میں ہمیں اللہ کی کتاب کا علم عطا فرما دیا ہے ہمارے لئے
قوانین عطا کر دئیے ہیں ۔اور زندگی گزارنے کے لئے خود اعمال کر کے دیکھا دیا
ہے مثلا ً اگر سیرت طیبہ کو پڑھا جا ئے تو ہم با آسانی اس بات سے بے خبر ہو جا
تے ہیں کہ حضور پاکﷺ شو ہر کیسے تھے ۔ہمیں اس با ت کو علم ہو جا تا ہے کہ
رسول اللہﷺ نے با پ کی حیثیت سے انہوں نے زندگی کس طرح گزاری ہم اس
بات سے بے خبر ہو جا تے ہیں رسول اللہﷺ نے جب تجا رت فرما ئی کہ سو دا
گری کے کیا اصول تھے جو حضور پاک ﷺ نے پو رے فر ما ئے ۔جب ہم نفرت حسد
غصہ کنا جیسے بد ترین اعمال میں خود کو گر فتار کر تے ہیں تو ہمارے سامنے یہ
بات بڑی آسانی آجا تی ہے کہ رسول پاک ﷺ کے اندر عفو درگزر کتنا تھا ہر
مسلمان جانتا ہے کہ جنگ عہد میں رسول اللہﷺ کے چچا امیر حمزہ شہید ہو ئے
اور ہندہ نے حضرت امیر حمزہ کے کان نا ک اور اعضا ء کا ٹ کر رسی میں پیرویا
اور گلے میں پہن کر میدان جنگ میں رس کیا ۔لیکن جب ہندا رسول اللہﷺ کے
دربار میں آکر اسلام قبول کر تی ہے تو رسول اللہﷺ نے اتناظلمانہ،کھولونہ،
وہشیانہ اور درندگی کے عمل کو بھی رسول اللہﷺ نے معاف فرما دیا۔ہم جب
مسلمانوں کی زندگی کا مطا لعہ کر تے ہیں تو ایسا نظر آتا ہے بھا ئی بھا ئی کا
دشمن بنا ہوا ہے حسد کی آگ بھڑ کی ہو ئی ہے شوہر بیوی سے نا را ض ہے
بیوی شو ہر سے نا راض ہے بچے والدین سے سہمے ہو ئے ہیں والدین کا بچوں پر
اعتماد نہیں رہا نفسے نفسی کا عالم ہے کہ جس کو دیکھ کر یہ اندا زہ ہو تا ہے
انسانی قدریہعملاً ہو گئی اس کی کیا وجہ ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم
رسول اللہﷺ کا تذکر ہ تو بھی کر تے ہیں رسول اللہﷺ کی سیرت کے سلسلے میں
محفل بھی سجا تے ہیں بڑے بڑے پرو گرا م کر تے ہیں ان پرو گراموں میں شامل
بھی ہو تے ہیں بلا شبہ یہ بہت اچھا کام ہے اعمال حسنہ ہے ۔رسول اللہﷺ کی
شان میں جب کو ئی محفل منقید ہو تی ہے تو اللہ تعالیٰ کے ارشادہے اس
محفل میں آسمانوں سے فرشتے نا زل ہو تے ہیں اور رحمتوں کی دعا کر تے ہیں

لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو اس عمل میں ہمارے سامنے رسول اللہﷺکے
سیرت کے جو پہلو ہیں وہ فراموش ہو جا تے ہیں مسلمانوں کے لئے میری دا
نس میں لا ئے عمل یہ ہے کہ ہر مسلمان کو رسول اللہﷺ کی سیرت طیبہ کا بھر
پو ر اور مطا لعہ کرنا چا ہئے اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پڑھ کو جس
طرح رسول اللہﷺ نے اس دنیا میں رہتے ہو ئے زندگی گزاری ہے اس اعمال کی
نکل کر نی چا ہئے ،رسول اللہﷺ کے اعمال حسنہ پر عمل کر کے ہمیں یہ ثا بت
کر نا چا ہئے ہم رسول اللہﷺ کے سچے،شیدائی اور مخلس پیرو کا ر ہیں سیرت
طیبہ جتنی زیا دہ پرھی جا ئے گی اسی منا سبت سے رسول اللہﷺکی طرز فکر
ہمارے اندر منتقل ہو گی ۔اور جتنی رسول اللہﷺکی طرز فکر ہمارے اندر منتقل
ہو جا ئے گی اسی منا سبت سے ہمارے اندرپیغمبران علیہم الصلوٰ ة والسلام کی
طرز فکرمنتقل ہو جا ئے گی اس لئے کہ جو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے
فرما یا وہ رسول اللہﷺ نے بھی فرما ئی ۔اور حضور پاک ﷺ نے فرمایا میں کو ئی
نئی بات نہیں کہہ رہا ہوں دین کے بارے میں جو میرے بھا ئی پیغمبروں نے کہی
میں اسی کو دو ہرا رہا ہوں ہر پیغمبر نے یہ کہا اللہ واحد ہے لا شریک ہے اللہ
پرستش کے لا ئق نہیں ہے ایمان لائو اللہ پر ،ایمان لائو فرشتوں پر، ایمان لائو
پیغمبر پر ،ایمان لائو کتا بوں پر ، ایمان لائو قدرہ نیک اور بت کی تقدیر پر اس لئے
کہ سب کچھ اللہ کے ہا تھ میں ہے یہی بات ہمارے آقا ہمارے مولا محمد رسول
اللہﷺ نے فرما یا کہ ایک مومن کی علامت یہ ہے کہ اس کاایمان ایک اللہ پر
ہو ،مومن کی شناخت یہ ہے کہ وہ اللہ کی نازل کی ہو ئی کتابوں پرایمان رکھتا
ہوں اللہ کے جتنے بھی رسول بھیجے ہو ئے ہیں ان پر اس کا ایمان ہو ،فرشتوں
پر اس کا ایمان ہو اور یوم آخرت پر اس کا ایمان ہو، ہم زبانی جمع خرچ تو
بہت کر تے ہیں لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو ہر شخص اس کو با آسانی
محسوس کر سکتا ہے میرے سمیت اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھ سکتا ہے جب
ہم عمل میں آتے ہیں اوور رسول اللہﷺ کا تذکرہ کر تے ہیں تو ہر انسان کو اپنے
آپ سے شرم محسوس ہو تی ہے اور اس شرم کی بنیاد یہی ہے کہ الحمد اللہ
ہمارے ذہن میں رسول اللہﷺ کا عشق موجود ہے ان کی محبت موجود ہے ہم چا
ہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ کی سیرت پر عمل کر کے رسول اللہﷺ کی خوشنودی کا
ذریعہ بنے ۔لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو ہماری ذاتی خواہش ہے ہمارا
خاندانی وقار ہمارے اندر شیطان کا پھو نکا ہوا غرور ہمارے سامنے آجا تا ہے ان
تمام دیوار کو منہدم کر نے کے لئے ان تمام برا ئیوں سے بچنے کے لئے اور ان تمام
اونچی اونچی دیواروں سے پھلانگنے کے لئے ایک ہی نسخہ ہے وہ یہ ہے الحمداللہ
ہم حضور پاکﷺ کے امتی ہیں ہمارے دلوں میں حضور کی محبت بھی ہے ہمارے
دلوں میں حضور پاک ﷺ کا عشق بھی ہے توکام تو پو را ہو اہے ۔صرف اتنا ہے کہ
رسول اللہﷺ نے جس طرح دنیا میں زندگی گزاری اس زندگی کے بارے میں ہمیں
علم ہو نا چا ہئے ہماری آنکھیں اس بات سے واقف ہو ں کس طرح چلتے
تھے ،کس طرح بیٹھتے تھے ،کس طرح تبلیغ فرما تے تھے ،کس طرح مہمان نوازی

فرما تے تھے اور کتنا ان کے اندر عفو درگزرتھی جب ہم رسول اللہﷺ کی عملی زندگی کو کتابوں میں سیرت کی کتابوں میں پڑھیں گے ایک دفعہ پڑھیں گے دو دفعہ پڑھیں گے تین دفعہ پڑھیں گے انشا اللہ اللہ کے فضل و کرم سے رسول اللہﷺ کی سیرت طیبہ کا ہمارے اوپر نفاذ ہو جا ئے گا ۔ہماری زندگی میں رسول اللہﷺ کے اعمال حسنہ جاری ہو جا ئیں گے ۔اور جب ایسا ہو جا ئے گا ہم رسول اللہﷺ کے فضل و کرم سے سچے اور پکے مسلمان ہو جا ئیں گے ۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یحبون یھبلا...جب حضور کے امتی ،حضورکے نام لیوا ،حضور کے شاک حضور سے محبت کر تے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں میرے محبوب بندے محمدرسول اللہﷺسے کو ئی شخص جتنی محبت کر تا ہے تو اللہ تعالیٰ کئی زیادہ اس بندے سے محبت کر تا ہے ۔رسول اللہﷺ کی سیرت طیبہ کا مطا لعہ کیجئے ،رسول اللہﷺ کی ذات اقدس پر درود پاک بھیجئے ،اناللہ ...تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رسول اللہﷺ پر درود بھجتے ہیں اے مومینوں تم بھی اللہ کے محبوب بندے محمد رسول اللہﷺ پر درود سلام بھیجو ۔یہ محفل عظیمیہ رو حا نی سلسلہ کے تعاون سے اس وقت قائم ہو ئی ہے ۔آپ لوگ یہاں تشریف لا ئے عظیمیہ روحانی لا ئبریری کا سلسلہ ہے یہ بھی سلسلہ عظیمیہ نے اس لئے قائم کیا ہے لوگ لا ئبری میں تشریف لا ئیں ۔رسول اللہﷺ کی تعلیمات کا مطا لعہ کر یں اسلامی تعلیمات کامطالعہ کر یں۔دین کے با رے میں با خبر ہوں اور ساتھ ساتھ جسم اور رو ح کے رشتے کا پتا بھی کر یں کہ جسمانی رشتہ اور رو حانی رشتہ کیا ہے ۔اس سلسلے میں بہت مختصر بات میں آپ سے عرض کرو ں گا کہ ہر انسان جوزندہ ہے یہاں بیٹھا ہوا ہے یا کہی بھی ہے اس کی زندگفی روح کے ساتھ قائم ہے آپ نے دیکھا ہے جب جسم میں سے روح نکل جا تی ہے تو آدمی مر دہ ہو جا تا ہے کو ئی انسان اس وقت تک کھا نا نہیں کھا تا جب تک اس کے اندر روح نہ ہو اس لئے جب تک اس کے اندر روح نہ ہو گی وہ مر جا ئے گا اور مر دہ کھا نا نہیں کھا تا اور کو ئی انسان اس وقت تک کا روبار نہیں کر سکتا جب تک اس کے اندر روح نہ اس لئے کو ئی بھی جسم روح کے بغیر کا رو بار نہیں کر تا کو ئی انسان سنتا بھی اسی وقت ہے جب اس کے اندر روح ہو تی ہے ۔کسی انسان کی شادی بھی اسی وقت ہو تی ہے جب وہ زندہ ہو اور اس کے اندر روح موجود ہو ۔جتنا بھیّ آپ جسمانی رشتے کے بارے میں غوروفکر کر یں گے آپ کو ایک ہی جواب ملے گا کہ جسمانی حرکات و سکنات اسی وقت تک ہیں جب تک انسان کے اندر روح ہے اور جب انسان کے اندر سے روح نکل جا تی ہے آپ رات دن کامشا ہدہ ہے لوگ انتقال کر تے ہیں آپ جا کر قبروں میں ڈال آتے ہیں عظیمیہ روحانی لا ئبری کا مطا لعہ کر نے سے آپ کو جسمانی اور روحانی رشتے کا پتا چلے گا ۔جس طرح ہم اس دنیا میں رہتے ہیں اس طرح ہم اس دنیا کو چھوڑ کر دوسری دنیا میں جانا ہے اور دو سری دنیا میں اگرہمیں آرام پا نا ہے اچھی زندگی گزارنی ہے تو ہمیں پیغمبرانہ تعلیمات کے مطابق جسم کے ساتھ ساتھ روح کے بارے میں معلومات حاصل کر نا ہو گی ۔میری دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں

اللہ کے مشن کے لئے اوررسول اللہﷺ کی تعلیمات کو پھیلا نے کے لئے زیادہ سے زیادہ ہمت اورتو فیق عطا فرما ئے ۔آپ سب حضرات تشریف لائے میں آپ کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کر تا ہوں ۔اختتام.